

## 152504-والدہ بغیر اجازت پسے لے لیتی ہے

سوال

اللہ تعالیٰ آپ کو اتنی اچھی ویب سائٹ قائم کرنے پر جزاۓ خیر عطا فرمائے، میرے ذہن میں جو سوال بھی ابھر لجھے اس کا آپ کی ویب سائٹ سے جواب ضرور ملا۔

اس وقت میر اسوال والدہ کے ساتھ حسن سلوک اور صدر حسی کرنے کے متعلق ہے، میری عمر تقریباً بیس برس سے زائد ہے اور ہم پانچ بھائی ہیں سب ایک ہی گھر میں والدہ کے ساتھ رہائش پذیر ہیں، وس برس گیارہ برس قبل ہمارے والد صاحب فوت ہوتے تو ہماری والدہ نے ہمارے سارے تعلیمی اور معاشی اخراجات خود اٹھائے اور اس طرح ہم نے گریجویشن کر لیا۔

اللہ کے فضل و کرم سے گھر کے سارے اخراجات اور بھائیوں کے اخراجات بھی میں برداشت کرتا ہوں، لیکن درج ذیل دو اشیاء کے بارہ میں دریافت کرنا چاہتا ہوں :

اول :

ایک بار بہت بڑی رقم جو میں نے جمع کر کھی تھی میری والدہ نے خرچ کر لی کیونکہ میرے ماموں کی مالی حالت بہت تنگ تھی تو والدہ نے وہاں رقم خرچ کر دی تو اس وقت میں بہت ناراض ہوا کہ والدہ نے مجھے بتائے بغیر میرے پسے وہاں صرف کر دیے۔

لیکن میں نے ناراضگی کے متعلق والدہ کو نہیں بتایا اور اس رقم کے متعلق میں نے والدہ سے کوئی باز پرس بھی نہیں، گویا کہ کچھ ہوا ہی نہ ہو۔

لیکن اس کے کئی ماہ بعد میری بڑی بہن کو آپریش کی بنا پر بہت زیادہ مالی تنگی سے گزرنا پڑا، تو اس وقت بھی والدہ نے پہلا جیسا عمل ہی کیا، اور جو رقم میں نے دوبارہ جمع کی تھی وہ بھی مجھے بتائے بغیر وہاں خرچ کر دی۔

میں نے سوچا کہ مجھے اس سلسلہ میں خاموش نہیں رہنا پا سکی بلکہ بات چیت کرنی چاہیے تاکہ پھر دوبارہ ایسا نہ ہو، میں نے بات کی تو والدہ نے کہا آپ کی بہن کو بیسوں کی ضرورت تھی تو میں نے اسے دیے دیے اور تجھے بتانا بھول گئی تو میں نے والدہ سے کہا کہ میرے علم کے بغیر آپ میرے پسے خرچ مت کیا کریں، تو والدہ نے خاموشی اختیار کر لیکن مجھے بعد میں محسوس ہوا کہ والدہ کے ساتھ مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔

میر اسوال یہ ہے کہ آیا میری والدہ کو میرے مال میں میرے علم کے بغیر تصرف کا حق حاصل ہے؟

میں نے یہ بات صرف اس لیے کی کہ دوبارہ ایسا نہ کیا جائے، کیا میرا یہ عمل اور والدہ کو کہنا غلط تو نہیں تھا؟

دوم :

دوسرے سوال اور بیان کردہ معلومات اور نیت کے متعلق ہے : میں نے نیت کر رکھی تھی کہ گھر کے سارے اخراجات اور بھائیوں کا خرچ اللہ کے لیے میں خود بھی برداشت کروں گا ، تاکہ والدہ سے صدر رحمی اور حسن سلوک کر سکوں ، اکثر اوقات میرے اور والدہ کے ماں کسی چیز میں بہت زیادہ اختلافات ہو جاتے ہیں ، ان اختلافات کے بعد مجھے شیطانی و سوسنہ سا ہوتا ہے کہ تمہاری نیت خالص اللہ کے لیے نہ تھی ، اور خاص کر جب یہ اختلافات پیسوں اور خرچ کرنے کے طریقہ کے بارہ میں ہوتے ہیں ، میں ڈرتا ہوں کہ کہیں میری نیت میں فتوت تو نہیں برائے مہربانی مجھے بتائیں کہ میں اپنی نیت کو کیسے کنٹرول کر سکتا ہوں تاکہ شیطانی و سوسنہ سے بچ کر خالصت اللہ کے لیے نیت رکھوں ؟

### پسندیدہ جواب

اول :

والدہ سے حسن سلوک اور بھائیوں کا خیال کرنے اور ان کے اخراجات برداشت کرنے پر ہم آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں اگر آپ اس میں اچھی نیت رکھیں تو ان شاء اللہ آپ کو بہت عظیم اجر و ثواب حاصل ہوگا۔

دوم :

والدین کے لیے حسب ضرورت اپنی اولاد کا مال یتباہ نہ ہے ، لیکن شرط یہ ہے کہ اس میں بیٹے کو کوئی نقصان اور ضرر نہ ہو توہاں، اور بیٹے کی ضرورت و مصلحت نہ جاتی رہے۔

اس کی مزید تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (9594) کے جواب کا مطالعہ کریں۔

کیونکہ ابن ماجہ نے عمرو بن شعیب اپنے باپ اور دادا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ :

"ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر عرض کرنے لگا :

"میرے باپ نے میرا مال لے لیا ہے ؟"

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"تم اور تیرا مال تو تیرے والد کا ہے "

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2292)۔

اور ایک حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"یقیناً تمہاری اولاد تمہاری بہترین کمائی ہے ، تم ان کے اموال میں سے کھاؤ"

امام احمد رحمہ اللہ سے ایک ایسی عورت کے متعلق سوال کیا گیا جو اپنے بیٹے کا مال صدقہ کر دیا کرتی تھی تو امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اسے بیٹے کی اجازت سے صدقہ کرنا چاہیے ۔

دیکھیں : الموسوعۃ الفقہیۃ (45/203).

والدین کو یہ حق نہیں کہ ایک بیٹے مال لے کر کسی دوسرے بیٹے کو دے دیں۔

اس بنابر والدہ کو چاہیے تھا کہ جب وہ اپنے ضرورتمند بھائی یا اپنی محتاج بیٹی کو اپنے بیٹے کی رقم اور مال دینے لگی تھی تو بیٹے سے پوچھ لیتی، اور بیٹے کو چاہیے تھا کہ اجازت مانگنے کی صورت میں وہ حسب استطاعت والدہ کو اجازت دیتا، کیونکہ والدہ کی ضرورت و رغبت بیٹے کے مال سے متعلق ہے، اور خاص کر جب یہ ضروری حاجت کے متعلق ہو اور کسی رشتہ دار سے مخصوص ہو۔

اور آپ کی بہن کے لیے تو اور بھی تاکیدی اور یقینی امر ہو گا کہ آپ نے اپنے بہن بھائیوں اور والدہ کے اخراجات کی ذمہ داری لے رکھی ہے، یہ سب کچھ آپ کی جانب سے والدہ کے ساتھ حسن سلوک اور صدر حمی کی تکمیل ہے، ہم امید رکھتے ہیں کہ آپ بھی والدہ اور بہن بھائیوں سے صدر حمی کرنے والوں میں سے ہیں۔

آپ کا اپنی والدہ کو کہنا کہ : میرے علم کے بغیر میرا مال صرف مت کرنا"

اس کلام میں شدت اور سختی پائی جاتی ہے، کہ آپ نے والدہ کو سختی سے غا طب کیا ہے، آپ کو چاہیے کہ آپ اس معاملہ پر متنبہ رہتے کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

**﴿چنانچہ تم دونوں (والدین) کواف بھی نہ کو، اور ان کی ڈانٹ ڈپٹ مت کرو، بلکہ انہیں زرم اور اچھی بات کو﴾۔ الامراء (23).**

سوم :

رہا مسئلہ اللہ کے لیے اخلاص نیت کا تو آپ کو معلوم ہونا چاہیے اس کے لیے مستقل طور پر نفس اور شیطان کے خلاف جدوجہد کی ضرورت ہے، کہ آپ جو بھی خرچ کرتے ہیں اس میں اخلاص نیت کے لیے نفس اور شیطان کے خلاف جادو باری رکھیں، اور اس میں اچھی نی ترکا کریں، اور آپ شیطانی اور نفسانی و سوسوں کی جانب التفات بھی نہ کریں۔

مستقل فتویٰ کمیٹی کے علماء کرام سے اخلاص نیت اور سوسوں کے علاج کے بارہ میں دریافت کیا گیا تو کمیٹی کے علماء کا جواب تھا :

"آپ اپنے آپ کو اللہ کا مطیع کرنے اور اپنے دل کی نیت خالص رکھنے کی کوشش کریں، اور اپنے عمل میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی رضامندی کے حصول کا مقصد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس کا اجر و ثواب عطا فرمائیگا، اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے دار آخرت کی امید رکھتے ہوئے اپنے سوسوں کو ترک کر دیں، اور شیطانی چال کو اپنے سے دور کریں، کیونکہ شیطان تو آپ کی راحت و سکون کو شکوک و شبہات سے بھرنا چاہتا ہے" انتہی

ویکھیں : فتاویٰ الجیہ الدائمة للبحوث العلمیہ والافاء (207/2).

واللہ اعلم۔